RECD. No. L. 5254

35

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بجز جمعہ

فی پرچہ دس پیسے

۱۴ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ”

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۱ صلح ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۸½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ”رات نصف شب کے قریب دل کے درد کی پھر تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت قدرے بہتر ہے۔“

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام ہمیشہ ہی اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات و ثمرات کے لحاظ سے پھیلا ہے

مسیح موعود کیلئے یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی صداقت کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے پھیلائے

”مسیح موعود کے لئے یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ یہ اعتراض مسیح موعود کے وقت میں بالکل اٹھا دیا جائے گا کیونکہ وہ اسلام کے زندہ برکات اور فیوض سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرے گا۔ اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جیسے آج اس ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات و ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر پایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ یضع الحرب وہ لڑائیوں کو اٹھا دے گا“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۲۰-۱۱)

جرمنی میں تبلیغ اسلام کا کام مستقل اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے

اس کے خوشکن نتائج پر وہاں کے عیسائی حلقے بہت پریشان اور مضطرب ہیں

جرمن مشن کے مبلغ انچارج اور امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کا لیکچر

ربوہ ۱۰ جنوری۔ جرمن مشن کے مبلغ انچارج اور امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے کل نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ میں ”جرمنی میں تبلیغ اسلام“ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان مساعی کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کا کام مستقل اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے جو خوشکن نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ ان پر وہاں کے عیسائی حلقے بہت پریشان اور مضطرب ہیں اور وہ محسوس کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ اور اس کی تبلیغی مساعی ان کے لئے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں جس کا اگر مؤثر رنگ میں جواب نہ دیا گیا۔ تو بالآخر وہاں اسلام کا غالب آنا ناگزیر ہو جائے گا۔

اس اہم جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے اور صدارتی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ تبلیغ میں حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لئے تعلق باللہ اور روحانیت میں ترقی کرنا اور اسکے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں انتہائی جدوجہد سے کام لینا ازبس ضروری ہے۔

جرمنی میں تبلیغ اسلام

جلسہ کا آغاز محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے آپ کو میدان تبلیغ سے کامیاب مراجعت پر مجلس مقامی کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

بعدہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے ”جرمنی میں تبلیغ اسلام“ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے پہلے بتایا کہ کس طرح آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت ۱۹۴۹ء میں جرمنی جاکر وہاں مشن قائم کیا اور ابتدائی مشکلات کے بعد وہاں رفتہ رفتہ تبلیغ اسلام کی راہ ہموار ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ وہاں مسلسل تقاریر کے ذریعہ اسلام کے خلاف پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ کی مہم شروع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ اور وہاں کے اخبارات میں ان تقاریر کا خوب چرچا ہوا اور ایک نئے نقطہ نگاہ سے اسلام کے مطالعہ کی رو چل نکلی پھر جرمن ترجمہ قرآن مجید سے اس رو کے بڑھنے اور پھیلنے میں بہت مدد ملی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء

تقدیر الٰہی سے مت ٹکرائیے

(قسط نمبر ۲)

اس کے آگے کوثر نیازی لکھتے ہیں:۔
"حالانکہ برطانوی حکومت کی روش پاکستان کے ساتھ پہلے دن سے جس قسم کی رہی ہے؛ اسے نہ شرافت پر محمول کیا جا سکتا ہے نہ خیر سگالانہ اور دوستانہ کہا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے ساتھ ہر معاملے میں غیر دوستانہ طرزِ عمل کے علی الرغم پاکستان کے ایک شہری پر اعزاز و اکرام کی یہ نوازش غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔
ایک شخص جب اس معاملے پر غور کرتا ہے تو اسے بجز اس کے اور کوئی سبب نظر نہیں آتا کہ سر ظفر اللہ ایک ایسے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں، جسے انگریز نے اپنے دور استعمار میں خود اس گروہ کے بانی کے اپنے الفاظ کے مطابق خود کاشت کیا تھا"
(شہاب ۷ جنوری ۱۹۶۳ء)

ہمیں اس وقت اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہنا کہ برطانیہ نے پاکستان کو کیا کیا نقصانات پہنچائے ہیں۔ ہم اسکو اسی طرح تسلیم کر لیتے ہیں جس طرح کوثر نیازی نے کہا ہے لیکن کوثر نیازی کا یہ کہنا کہ احمدیت کو برطانیہ نے کاشت کیا ہے اس کا جواب ہم

لعنت اللہ علی الکاذبین

کے قرآنی فقرہ سے ہی دے سکتے ہیں۔ احمدیت پر انگریز کا جو احسان ہے وہ دوسرے گروہوں سے الگ نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ انگریز نے اس ملک میں اس وقت امن قائم کیا جب یہ ملک طوائف الملوکی کا شکار ہو رہا تھا۔ مرہٹے وسط ہند میں اور سکھ شمالی میں خاص کر مسلمانوں پر ستم ڈھا رہے تھے۔ اگر انگریز یہاں امن قائم نہ کرتا تو آج نہ مودودی کا یہاں نام و نشان ہوتا اور نہ کوثر نیازی کا کہیں پتہ لگتا۔ احمدیوں کی انگریزی حکومت سے وفاداری کوئی انوکھی نہ تھی بلکہ ہزاروں مسلمان اہل علم حضرات کا یہی فیصلہ تھا اور سوا احمدیوں کے ان سب لوگوں نے اپنی وفاداری کی قیمتیں اراضی اور خطابات اور دولت کی صورت میں حاصل کی تھیں۔ مگر تاریخ ہمیشہ اس کی گواہ رہے گی کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشینوں ہی نے بغیر کسی لالچ کے محض اسلامی اصول کے پیش نظر کہ "الفتنۃ اشد من القتل" انگریزی حکومت سے وفاداری کی تھی۔ بتاؤ انہوں نے انگریز سے کیا فائدہ اٹھایا ہے

اسی اسلامی اصول کے مطابق احمدی ہر حکومت کے وفادار ہیں۔ جس کے اندر وہ رہتے ہیں۔ انگریزی حکومت کی کوئی خصوصیت نہیں بے شک چوہدری ظفر اللہ خاں کی ذاتی قابلیت اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کو اونچے سے اونچا بجا رہا ہے تاہم اگر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو برطانیہ کسی ملک کا گورنر بنانا چاہتا ہے اور یہ اس کا احسان ہے تو یہ اس کا احسان پاکستان پر ہے۔ ہم یہ مان لیتے ہیں کہ برطانیہ نے پاکستان کو نقصانات پہنچائے ہیں۔ لیکن جب تک پاکستان دولت مشترکہ میں شامل ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں پر الزام لگانا سوائے تعصب اور حسد کے اور کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ تو پاکستان کے لئے فخر کی بات ہے۔
آگے چل کر کوثر نیازی لکھتے ہیں کہ:۔
"اگر یہ خبر درست ہے تو برطانیہ کا یہ ذوقِ انتخاب ارباب اقتدار کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے قادیانی حضرات کو جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے (مسلمان ملکوں میں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھا جاتا رہا ہے) پاکستان کی حکومت اس گروہ کے افراد کو اعلیٰ مناصب پر فائز کر کے اور اہم ذمہ داریاں سونپ کر باہر بھیجتی ہے تو اس سے مسلمان ملکوں میں یہ تاثر پیدا ہو جائیگا کہ پاکستان قادیانی مملکت اور انگریزوں کا ایجنٹ ملک ہے۔ انگریز نے مسلمان ملکوں خصوصاً عربوں کو جو چرکے لگائے ہیں، ان کی وجہ سے وہاں کے عوام میں انگریزوں کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے ایسی حالت میں پاکستان کے متعلق ان کا یہ تاثر برادرانہ اور خیر سگالانہ تعلقات کے راستے میں زبردست رکاوٹ بنا ہوا ہے اب اگر سر ظفر اللہ کو برطانیہ نے پیشکش کی ہے تو اس سے اگرچہ غلط ہی سہی، مسلمان ملکوں کے اس تاثر کو مزید تقویت ملے گی۔ اسلئے پاکستان کے اعلیٰ تر مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ سر ظفر اللہ خاں کو ان کی موجودہ ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے اور قادیانی حضرات کو ملک کے باہر پاکستان کی نمائندگی کے فرائض نہ سونپے جائیں"۔
(ہفت روزہ شہاب ۷ جنوری ۱۹۶۳ء)

حالانکہ سوا متحدہ عرب جمہوریہ کے جس کے سربراہ ناصر کو کوثر نیازی اور مودودی صاحب دن رات گالیاں دیتے رہتے ہیں ایک بھی اسلامی ملک برطانیہ کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک ناصر کے خلاف برطانیہ اور اسکے حلیف امریکہ سے امداد طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ خبر ہے کہ سعودی عرب نے امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ناصر کے خلاف اس کی حفاظت کرے۔ (پاکستان ٹائمز مورخہ ۶/۱/۶۲ صفحہ اول)
کوثر نیازی صاحب بتائیں کہ یہی وہ اسلامی ملک ہے نا جو مودودی صاحب کا بڑا دلدادہ ہے اور جس کے نزدیک گویا آپ کے کہنے کے مطابق پاکستان کا وقار اسلئے کم ہوتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو برطانیہ دولت مشترکہ کے کسی ملک کا گورنر بنانا چاہتی ہے۔
اور جاسوسی تو براہ کرم روزنامہ نوائے وقت لاہور کا پرچہ مورخہ ۶/۱/۶۲ اٹھا کر صفحہ ۲ پر محترمہ "نور عنایت خاں" کے حالات ملاحظہ فرمائیے۔
"۱۳ ستمبر ۱۹۴۴ء کا دن تھا جب نازیوں نے اتحادیوں کی چار جاسوس خواتین کو گولیوں سے اڑا دیا تھا۔ ان میں ایک تیس سالہ مسلمان دوشیزہ نور عنایت خاں تھی جسے اس کی موت کے بعد فرانس کے صدر ڈیگال نے طلائی ستارہ (CROIX DE GUERR) اور شاہ انگلستان نے جارج کراس سے نوازا تھا
نور کے ماں باپ ممتاز حیثیت کے مالک تھے اس کا باپ عنایت خاں میسور کے ٹیپو سلطان کی اولاد سے تھا۔ .... وہ بلا شبہ ایک محب وطن ہندوستانی تھی۔ اُسے ہندوستانی موسیقی ہندوستانی کلاسیکی ادب اور ہندوستان کے ذرے ذرے سے والہانہ محبت اور بے پناہ شیفتگی تھی لیکن وہ تو فرانس میں ایک برطانوی جاسوسہ بن کر گئی تھی اور آخری دم تک برطانیہ کی وفادار جاسوسہ ہی رہی"
(نوائے وقت ۶/۱/۶۲ ص ۲)

پھر کوثر نیازی صاحب بتائیں کہ ع
جعفر از بنگال و صادق از دکن
ان میں سے کون احمدی تھا؟ یہاں ہم سورہ یاسین کی آیات کریمہ ہی نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم ○ قالوا طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم مسرفون ○

(سورہ یسین آیت ۱۹/۲۰)

ترجمہ:۔ رسولوں سے کفار نے کہا کہ ہم تم کو منحوس پاتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور ہمارے ہاتھ سے تم کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ہی ساتھ ہے اگر تمہیں نصیحت کی گئی تو کیا تم تو بلکہ حد سے گذر جانے والے ہو۔
کہنے کو تو بریلوی حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور آپ کے پیروؤں کو بھی انگریز کا ایجنٹ کہتے ہیں۔
اے لوگو خدا سے ڈرو۔ نیک اور کام کرنے والے عباد اللہ پر الزام تراشی سے باز آؤ۔ تم مسلمانوں کے ہرگز خیر خواہ نہیں ہو۔ بلکہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے ہو اور ان کو ہمیشہ اس زوال اور نکبت میں رکھنا چاہتے ہو۔ جس میں تم نے ان کو ڈال دیا ہے۔

وعدہ جات سال ششم وقف جدید

۲۰ جنوری ۱۹۶۳ء تک مندرجہ ذیل وعدے وصول ہوئے ہیں۔

چندہ سال ششم ۵۷۰۰ ۱۱ روپے
تعمیر دفتر وقف جدید ۱۳۲۷ روپے
نقد وصولی اس میں شامل ہے

احباب کوشش فرما کر اپنے وعدے جلد ارسال فرما دیں۔ حضور کا پیغام آپ کو پہنچ چکا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

اسلام اور احمدیت خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے اس نعمت کو جلد تر دنیا کے سارے کونوں اور قوموں تک پہنچانے کی کوشش کرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قادیان کی مقدس سرزمین میں جمع ہونے والے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں کچھ عرصہ سے بیمار چلا جا رہا ہوں اور کمزوری زیادہ بڑھ گئی ہے اور دل میں بھی کافی ضعف پیدا ہو گیا ہے اس لئے اس دفعہ کوئی خاص پیغام آپ کیلئے نہیں بھجوا سکتا اور صرف اسی بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ اس وقت جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ستر سال سے اوپر ہو گئے ہیں اور گو یا خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو بڑی ترقیوں سے نوازا ہے اور اسی کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے اکثر آزاد ملکوں میں قائم ہو چکی ہے لیکن ابھی تک ہماری ترقی کی رفتار ایسی نہیں جو ہمارے دلوں کو خوش کر سکے۔ یا ہم اسے اپنے آسمانی آقا کے سامنے فخر کے ساتھ پیش کر سکیں اس وقت دنیا کی مختلف قوموں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے غیر معمولی دوڑ دھوپ شروع ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنا قدم تیز بلکہ بہت تیز کر کے خدا کے سامنے سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔

یاد رکھو کہ اسلام اور احمدیت خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کی قدر و قیمت کو ابھی تک بعض احمدیوں نے بھی پوری طرح نہیں پہچانا۔ اور یہ نعمت ساری دنیا کیلئے آسمان سے نازل کی گئی ہے پس ہمیں اپنے قدموں کو تیز کر کے اس نعمت کو جلد تر دنیا کے سارے کونوں اور ساری قوموں تک پہنچا دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام دنیا کے لئے بشارت اور انذار کا پیغام لیکر آئے تھے۔ آپ کے الہامات میں ہندوؤں کیلئے بھی بشارت ہے اور مسیحیوں کے لئے بھی بشارت ہے اور بدھوں کیلئے بھی بشارت ہے، اور سکھوں کے لئے بھی بشارت ہے اور دوسری قوموں کیلئے بھی بشارت ہے، بشرطیکہ وہ اس حق کو قبول کریں جو خدا نے اس زمانہ کے مامور اور اوتار کے ذریعہ دنیا میں نازل کیا ہے۔ پس اب جبکہ نئے سال کا آغاز ہونے والا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ نئے ولولے اور نئے عزم کے ساتھ اپنے کام کو شروع کریں اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو خاص جد و جہد کے ساتھ جلد تر ساری دنیا تک پہنچا دیں۔

مگر ضروری ہے اور یہ ضرورت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے کہ آپ لوگ تبلیغ اور تربیت کی طرف بھی توجہ دیں اور مردوں اور عورتوں کی تربیت کے علاوہ نئی نسل کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعہ وہ روح پیدا کریں جو قوموں کے لئے ترقی کی غیر معمولی بنیاد بنا کرتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اپنا ذاتی نمونہ اچھا بنائیں۔ کیونکہ اچھے نمونہ کے بغیر انسان نہ خود ترقی کرتا ہے اور نہ اگلی نسل ترقی کر سکتی ہے۔ نمازوں اور دعاؤں پر زور دیں اور خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کریں۔ یاد رکھو کہ اسلام نے خدا کو محض ایک خشک فلسفہ کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ ایک زندہ حقیقت اور حیّ و قیّوم اور قادر و متصرف ہستی کے طور پر پیش کیا ہے۔ اسلام کا خدا وہ ہے جس نے دنیا کو نیستی سے پیدا کیا۔ اور اس کے بعد وہی دنیا کے نظام کو چلا رہا ہے اور تقدیر کی ساری کنجیاں بھی اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اب اس زمانہ میں اس کی حکیمانہ تقدیر نے تقاضا کیا ہے کہ اسلام کو اسی طرح روحانی رنگ میں ترقی دے جس طرح کہ اپنے دورِ اوّل میں اس نے سیاسی رنگ میں ترقی دی تھی اور اسلام کو اپنی روحانی طاقتوں کے ذریعہ ساری دنیا پر غالب کر دے۔

مگر خدا کی یہ بھی سنت ہے کہ ہر تقدیر کے ساتھ جو آسمان سے نازل ہوتی ہے انسانوں کی تدبیر بھی شامل ہونی ضروری ہوتی ہے کیونکہ جس طرح تقدیر آسمان سے زمین پر اترتی ہے تدبیر زمین سے آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور دونوں کے ملنے سے ایسی طاقت پیدا ہوتی ہے جو دنیا کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ پس بھائیو اور بہنو! اپنی ذمہ داری کو پہچانو اور خاص توجہ اور خاص کوشش اور خاص ولولہ اور غیر معمولی نیکی اور تقوے اور اسوۂ حسنہ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرو۔ اس وقت دنیا مادیت کے ماحول میں گھری ہوئی روحانیت کے لحاظ سے گویا دم توڑ رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اس نیم مردہ لاش کو روحانیت کا حیات بخش پیغام پہنچائیں اور مرتی ہوئی انسانیت کو ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیں۔ پس تبلیغ کے ذریعہ اور تربیت کے ذریعہ اور دعاؤں کے ذریعہ اور نیک نمونہ کے ذریعہ اور ان روحانی طاقتوں کے ذریعہ جو خدا نے نیک لوگوں میں ودیعت کر رکھی ہیں۔ دنیا سے بدی کو مٹائیں اور نیکی کو ترقی دیں کہ اسی میں آپ کی اور ہماری اور تمام دنیا کی نجات ہے ہم آپ لوگوں کی نیک کوششوں میں روحانی جد و جہد کے لحاظ سے آپ کے ساتھ ہیں مگر جسمانی لحاظ سے ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے کہ

بلبل ہیں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر ✿ پروانہ ہیں چراغ سے دور اور شکستہ پر

والسلام خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ

۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء

جماعت اسلامی ——— اور ——— نظریہ پاکستان

کیا جماعت اسلامی نے کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی نظریۂ پاکستان کی تائید کی؟

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کراچی

(۱)

روزنامہ "جنگ" کراچی نے اپنی اشاعت ۱۹ر نومبر میں مودودی صاحب سے ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ جو "امیر جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی سے ایک خصوصی انٹرویو" کے زیر عنوان سوال وجواب کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"سوال۔ غالباً ۱۹۴۶ء میں جماعت اسلامی کے مدراس کے اجلاس میں قیام پاکستان کی مخالفت کی گئی تھی اور اسے دینی وسیاسی اعتبار سے نقصان دہ بتایا گیا تھا۔ مگر بعد میں نہ صرف آپ پاکستان آگئے بلکہ آپ اسے ایک اسلامی مملکت بنانے میں پیش پیش ہیں جماعت اسلامی کے ان دونوں موقفوں کے تضاد کا کیا جواز ہے"؟

جواب (مولانا مودودی) "جماعت اسلامی نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ اور یہ بات امر واقعہ کے بالکل خلاف ہے کہ مدراس میں جماعت کی طرف سے پاکستان کے تصور کی کوئی مخالفت کی گئی۔ اس جلسہ کی پوری روئداد چھپی ہوئی موجود ہے اور ہر شخص اس کا مطالعہ کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ جماعت کا موقف کیا رہا ہے۔ پاکستان کا تصور دو قومی نظریہ پر مبنی ہے۔ اور جماعت اسلامی نے اول دن سے اس نظریہ کی تائید وتبلیغ کی ہے اور یہ نظریہ اس کے لئے جزو ایمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ میں نے یا جماعت اسلامی نے عملاً تحریک میں شرکت نہیں کی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ جماعت اسلامی تحریک پاکستان کی تائید یا مخالفت کے بجائے ایک دوسرے انداز میں پورے ملک میں حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔ جس کی تفصیل آپ کو میری کتاب جماعت اسلامی اس کا مقصد تاریخ اور لائحہ عمل میں ملے گی یہ بات غالباً آپ سے پوشیدہ نہ ہوگی کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سلہٹ میں استصواب رائے کے موقعہ پر جماعت اسلامی نے کھل کر پاکستان کی تائید کی تھی اور اس کے ارکان نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ جماعت اسلامی تقسیم سے قبل بھی اسلامی حکومت کے قیام کی جدوجہد کر رہی تھی۔ اور قیام پاکستان کے بعد بھی اس نے اپنی جدوجہد جاری رکھی دونوں ادوار کے حالات کے اختلاف کی بنا پر جزوی فرق رہا۔ لیکن جماعت کی بنیادی دعوت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا"۔

(روزنامہ جنگ ۱۹ر نومبر ۱۹۶۲ء لندن ایڈیشن)

مودودی صاحب کا یہ بیان پڑھ کر حیرت آتی ہے کہ انہوں نے یہ خلاف واقعہ بیان کیسے دے دیا۔ کیونکہ نظریہ پاکستان کی قرارداد مسلم لیگ نے اپنے لاہور کے اجلاس میں ۱۹۴۰ء میں منظور کی تھی اور ۱۹۴۷ء میں پاکستان قائم ہوا۔ اس سات سال میں مودودی صاحب نے نظریہ پاکستان کی ایڑی سے لے کر چوٹی تک شدید مخالفت کی۔ اور اس سارے عرصہ میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا کہ مودودی صاحب یا ان کی جماعت اسلامی نے کبھی کوئی کلمۂ خیر پاکستان اور قائد اعظم کے حق میں کہا ہو۔ چنانچہ اسکے ثبوت میں ہم رپورٹ تحقیقاتی عدالت کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جو جسٹس محمد منیر اور جسٹس ایم۔ آر کیانی مرحوم کی مرتب کردہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"جماعت اسلامی کی ذمہ داری کے مسئلے پر بحث کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ اس جماعت کے اغراض ومقاصد اور اس کی سرگرمیوں کے دائرہ کا مختصر حال بیان کر دیا جائے۔ جماعت اسلامی تقسیم سے قبل موجود تھا اس کا صدر مقام پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور تھا اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اس کے بانی تھے تقسیم کے بعد مولانا پاکستان چلے آئے اور انہوں نے ۱۹۵۲ء میں جماعت اسلامی پاکستان کے لئے ایک نیا آئین وضع کیا۔ ہندوستان کی جماعت اسلامی اب تک کام کر رہی ہے اور اس کا اپنا علیحدہ آئین ہے۔

جماعت اسلامی کا نظریہ نہایت سادہ ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں اللہ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ ایک دینی سیاسی نظام قائم کیا جائے۔ جس کو جماعت اسلام کہتی ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پروپیگنڈا کو ضروری سمجھتی ہے۔ بلکہ آئینی ذرائع سے اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔ جو حکومت جماعت کے تصور پر مبنی نہ ہو۔ مثلاً اس کی بنیاد قومیت پر ہو۔ .... مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے نزدیک "کفر" ہے۔ اور تمام لوگ جو ایسی حکومت میں ملازمت یا کسی دوسری حیثیت سے حصہ لے رہے ہیں۔ یا رضامندی سے اس نظام کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ گنہگار ہیں **لہذا جماعت تصور پاکستان کی علی الاعلان مخالف تھی**۔ اور جب سے پاکستان قائم ہوا ہے۔ جس کو "ناپاکستان" کہہ کر یاد کیا جاتا ہے۔ یہ جماعت موجودہ نظام حکومت اور اس کے چلانیوالوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ہمارے سامنے جماعت کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں جس میں مطالبہ پاکستان کی حمایت کا بعید سا اشارہ بھی موجود ہو۔ اس کے برعکس یہ تحریریں جن میں کئی ممکن مفروضے بھی شامل ہیں۔ تمام کی تمام اس شکل کی مخالف ہیں جس میں پاکستان وجود میں آیا اور جس میں اب تک موجود ہے"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۶۱-۲۲۱)

تقسیم ہند سے قبل نظریہ پاکستان کی شدید ترین مخالفت کی مہم جو مودودی صاحب نے جاری رکھی اس کا کسی قدر نمونہ ان کی ذیل کی تحریرات سے ظاہر ہے:۔

"جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر مسلم اکثریت کے علاقے ہندو اکثریت کے تسلط سے آزاد ہو جائیں اور یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے تو اس طرح حکومت الٰہی قائم ہو جائے گی۔ ان کا گمان غلط ہے۔ دراصل اس کے نتیجے میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ صرف مسلمانوں کی **کافرانہ حکومت** ہوگی۔ اس کا نام حکومت الٰہی رکھنا اس پاک نام کی توہین ہے"۔ (سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۳۲)

پھر لکھا:۔ "مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لئے اس مسئلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہیں۔ وہاں ان کی حکومت قائم ہو جائے"۔ (سیاسی کشمکش صفحہ ۹۳)

نیز لکھا:۔ "بعض لوگ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ اسلامی طرز کا یہی مسلمانوں کا قومی اسٹیٹ قائم تو ہو جائے پھر رفتہ رفتہ تعلیم وتربیت اور اخلاقی اصلاح کے ذریعہ سے اس کو اسلامی اسٹیٹ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مگر میں نے تاریخ۔ سیاسیات اور اجتماعیات کا جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے اس کی بنا پر میں اسکو سخت مشکل سمجھتا ہوں۔ **اور اگر یہ منصوبہ کامیاب ہو جائے تو میں اس کو ایک معجزہ سمجھوں گا**"

(اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے)

پھر لکھتے ہیں:۔ "یہ بات کم از کم میری سمجھ میں نہیں آتی کہ قوم پرستانہ نوعیت کی کوئی تحریک جس کا پس منظر یہ ناقص نظام تعلیم ہو جو اس وقت ہمارے ہاں پایا جاتا ہے اور جس کی بنیاد افادیت اخلاقیات اور مصلحت پرستی پر ہو۔ اسلامی انقلاب آخر کس طرح برپا کر سکتی ہے۔ میں اس قسم کے معجزات پر یقین نہیں رکھتا۔ جس پر فرانس کے سابق وزیر موسیو رینو یقین رکھتے تھے"۔

(اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے صفحہ ۱۷)

پھر پاکستان کو ناپاکستان قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اب اس "پاکستان" میں نظام حکومت کی اساس خدا کی حاکمیت پر رکھی جائے گی یا مغربی نظریہ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت ہو؟ اگر پہلی صورت ہے تو یقیناً "پاکستان" ہوگا۔ ورنہ بصورت دیگر یہ ویسا ہی "ناپاکستان" ہوگا۔ جیسا کہ ملک کا وہ حصہ ہوگا جہاں آپ کی سکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے۔ بلکہ خدا کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہوگا۔ کیونکہ یہاں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے وہ کام کریں گے جو غیر مسلم کرتے ہیں اگر میں اس بات پر خوش ہوں کہ یہاں رام داس کے بجائے عبداللہ خدائی کے منصب پر بیٹھیگا۔ تو یہ اسلام نہیں بلکہ نرا نیشنلزم ہے اور یہ مسلم نیشنلزم بھی خدا کی شریعت میں اتنا ہی ملعون ہے جتنا ہندوستانی نیشنلزم"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم)

پھر پاکستان اور مسلم لیگ کے متعلق جن بدگمانیوں اور الزام تراشیوں کا اظہار کرتے ہیں اس کا نمونہ مودودی صاحب کے قلم سے کچھ مزید دیکھئے چنانچہ لکھتے ہیں:۔ "جنت الحمقاء میں رہنے والے لوگ اپنے خوابوں میں خواہ کتنے ہی سبز باغ دیکھ رہے ہوں۔ لیکن آزاد پاکستان (اگر فی الواقع وہ بنا بھی تو) لازماً لادینی جمہوری اسٹیٹ کے نظریہ پر بنیگا۔ جسمیں غیر مسلم اسی طرح برابر کے شریک ہونگے جسطرح مسلمان۔ اور پاکستان میں انکی تعداد کم اور نمائندگی کی طاقت اتنی کمزور ہوگی کہ نہ شریعت اسلامی کو حکومت کا قانون اور قرآن کو اس جمہوری نظام کا

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء [illegible])

پھر لکھتے ہیں:-

"مسلم لیگ کی تحریک کے متعلق پہلی بات تو یہ سمجھ لیجئے کہ اس کے بنیادی تصورات اس کا نظام ترکیبی اس کا مزاج اور اس کی اسپرٹ اس کا طریق کار اور اس کے مقاصد سب کچھ وہی ہیں جو قومی اور قوم پرستانہ تحریکوں کے ہوا کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ یہ مسلمانوں کی قومی تحریک ہے اور مسلمانوں کی ہر چیز اسلامی بن جایا کرتی ہے اس لئے خواہ مخواہ اسے بھی اسلامی تحریک سمجھ لیا گیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اسلامی تحریک اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل ایک دوسری ہی چیز ہے جس کا کوئی شائبہ بھی مسلم لیگ کی قومی تحریک میں نہیں پایا جاتا اور یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ اسلام اپنے مخصوص طریق کار سے جس منزل تک پہنچنا چاہتا ہے اس تک آپ ایک قوم پرستانہ تحریک کے ڈھنگ اختیار کرکے پہنچ جائیں۔ ہر منزل اپنی فطرت کے لحاظ سے اپنی ہی ایک مخصوص راہ رکھتی ہے آپ اسلام کی منزل مقصود کو پہنچنا چاہیں تو آپ کو اسلامی تحریک ہی کی مخصوص راہ کو سمجھنا اور اسے اختیار کرنا پڑیگا قوم پرستی کے طریقے اختیار کرکے آپ قومیت کی منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں مگر یہ توقع کرنا انتہائی پراگندہ خیالی ہے کہ ان ڈھنگوں سے آپ اسلامی منزل مقصود تک جا پہنچیں گے اس نکتہ کی توضیح کا یہاں موقع نہیں ہے میں "مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوم" میں تفصیل کے ساتھ بتا چکا ہوں کہ ایک اصولی تحریک اور ایک قوم پرستانہ تحریک میں کیا فرق ہوتا ہے ضرورت ہو تو پھر اس کی تشریح کر سکتا ہوں۔ یہاں پر اشارۃً صرف اتنی بات واضح کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ایک اصولی تحریک کے کارکنوں کو یہ خبر دینا کہ تمہارے لئے ایک قوم پرستانہ تحریک نے بڑے اچھے مواقع پیدا کر دیئے ہیں کسی بصیرت اور معاملہ فہمی کا ثبوت نہیں ہے اس کی مثال تو بالکل ایسی ہے جیسے کسی عازم کلکتہ کو یہ خبر دی جائے کہ کراچی میں ٹھہرا ہے۔"

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

افسوس کہ مودودی صاحب نے ٹکٹ تو کلکتہ کا لیا تھا مگر پہنچ گئے کراچی۔ پھر اور سنیئے ۱۷ اور ۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء کو ٹونک میں جماعت اسلامی کا ایک اہم جلسہ ہوا اس میں مودودی صاحب سے مسلم لیگ کے بارے میں سوال ہوئے جن کے جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا:-

"یہ لوگ ہندوستان کے ایک ذرہ سے کونے میں پاکستان بنانے کو اپنا انتہائی مقصد بنائے ہوئے ہیں لیکن اگر یہ فی الواقع خلوص قلب سے اسلام کی نمائندگی کے لئے کھڑے ہو جائیں تو سارا ہندوستان پاکستان بن سکتا ہے اور اس میں ایک لادینی جمہوریت حکومت (SECULAR DEMOCRACY) یا عوامی پارلیمنٹری حکومت {POPULAR PARLIAMENTARY. GOVT} نہیں بلکہ خالص خدا کی حکومت کتاب وسنت کے اصول پر قائم ہو سکتی ہے

اسلام کی لڑائی اور قومی لڑائی ایکساتھ نہیں لڑی جا سکتی

اگر لوگ اسلام اور اسلامی طریق کار کو اپنی خواہشات نفس کے خلاف پاکر ان کو ترک کر دینا چاہتے ہیں تو ہیر پھیر کے راستوں سے آنے کے بجائے صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ اللہ اور رسول کے کام کو چھوڑیئے اور ہمارے نفس کے کام میں حصہ لیجئے۔"

(ترجمان القرآن جون ۱۹۴۷ء)

یہ تقریر پاکستان قائم ہونے سے چار ماہ قبل کی ہے اس میں انھوں نے بڑی وضاحت سے اعلان کیا کہ:-

"اسلام کی لڑائی اور قومی لڑائی ایک ساتھ نہیں لڑی جا سکتی"

بلکہ پاکستان کے نظریہ کے لئے جدوجہد کرنے والے تمام لیڈروں کو "خواہشات نفس" کے پیچھے چلنے والے قرار دیا۔ لیکن جب ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو چکا اور مودودی صاحب کے لئے کوئی جائے پناہ نہ رہی تو لاچار اور مجبور ہو کر سیدھے ہی پاکستان کا رخ کیا جس کو ملعون اور مبغوض اور دارالکفر قرار دیتے آرہے تھے اور اب سولہ سال بعد اپنی تمام تحریرات اور پاکستان کے نظریہ کے خلاف انتہائی جدوجہد کے برعکس یہ اعلان کر رہے ہیں کہ

"جماعت اسلامی نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی پاکستان کی مخالفت نہیں کی"

سوال یہ ہے کہ جماعت اسلامی اول سے آخر تک اپنی تاریخ میں سے کوئی ایک لمحہ تو ثابت کرے جب انہوں نے پاکستان کی تائید کی ہو مودودی صاحب نے اپنے بیان میں جماعت اسلامی کے مدراس کے اجلاس کا بھی حوالہ دیا ہے کہ اس میں بھی پاکستان کے نظریہ کی تائید کی گئی تھی لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے چنانچہ شیخ محمد اقبال ایم اے نے اپنی کتاب "جماعت اسلامی پر ایک نظر" میں مدراس کے مذکورہ بالا اجلاس کی کارروائی بیان کی ہے جو حسب ذیل ہے:-

"ٹونک کے جلسہ کے کوئی ایک ہفتہ بعد مدراس میں جماعت اسلامی کا ایک اہم جلسہ ہوا چونکہ اب مسلم لیگ اور جماعت اسلامی کے اختلاف ڈھکے چھپے نہیں رہے تھے لیگ ذمہ داروں اور عام مسلمانوں نے جلسہ میں خلل انداز ہونے کی کوشش کی اس پر لیگ کے ذمہ دار لیڈروں نے اظہار معذرت بھی کی اس موقعہ پر مسلم لیگ کے ایک سربرآوردہ کارکن ڈاکٹر نعمت اللہ صاحب نے ایک چٹ پر لکھ کر ایک سوال مولانا کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ آج جماعت اسلامی ہی نہیں بلکہ سارے پاکستان کے سامنے سب سے بڑا سوال ہے:-

"کیا اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ایک وقت نہیں کی جا سکتی اگر نہیں تو کیوں؟"

(دیکھو جماعت اسلامی پر ایک نظر)

(باقی)

نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

—: (نظارت اصلاح وارشاد) :—

جنوری ۶۳ء سے نیا سال شروع ہو چکا ہے تمام جماعتوں کو مبارک ہو ۴ جنوری کے خطبہ جمعہ میں میں نے اصلاح وارشاد کے کام کے پیش نظر اہل ربوہ کو توجہ دلائی تھی اور اب بذریعہ الفضل تمام دیگر جماعتوں کو بھی تحریک کرتا ہوں۔

۱- اصلاح و تربیت کے پیش نظر تمام جماعتوں میں اتفاق و اتحاد ہونا چاہئے بعض جماعتوں سے اختلاف کی رپورٹیں موصول ہوتی ہیں عہدیداران جماعت اور مجالس عاملہ اس طرف فوری توجہ دیں۔ نیز مجلس مشاورت ۵۶ء کے مطابق اصلاحی کمیٹیاں مقرر کرکے نظارت ہذا سے منظوری منگوالی جائے

۲- تبلیغ اسلام پر زور دیا جائے اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت افراد جماعت تبلیغ کے لئے دن اور اوقات وقف کریں۔ اور نئے سال کے پروگرام میں خاص طور پر شمولیت فرمائیں۔

۳- نظارت ہذا وفود کی صورت میں مربیان سلسلہ کا دورہ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے جن جماعتوں میں اختلاف ہو وہ نظارت اصلاح وارشاد میں رپورٹ بھجوائیں اور خود بھی اس طرح کی کوشش فرمائیں اور وفود سے بھی تعاون فرمائیں تا وہ اس غرض کو پورا کرنے والے بنیں جس غرض کیلئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "نظارت اصلاح وارشاد" قائم فرمائی ہے۔ کان اللہ معکم۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستہائے دعا

میرے والد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر جلسہ سالانہ سے ایک دن پہلے اچانک شدید طور پر بیمار ہو گئے تھے بزرگوں اور دوستوں کی دعاؤں سے والد صاحب کو آرام آگیا لیکن ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ اچانک بخار ہونے لگ گیا ہے اور کمزوری زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے۔ (خاکسار عبدالرحیم احمد ملتان)

۲- مولوی عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر "اصلاح" کشمیر کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اس وقت صحت بہت کمزور ہے اسی وجہ سے جلسہ سالانہ ۶۲ء میں بھی شامل نہیں ہو سکے احباب و درویشان ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار میرزا احمدالدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۸ ار ایم بی۔ براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

خاکسار کا بچہ محمد ادریس عمر ۱۳ سال کی آنکھیں تین چار روز دکھنے کی وجہ سے بائیں آنکھ کی نظر بند ہو گئی۔ اسوقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

محمد اسحٰق نثار احمدی۔ گنج مغل پورہ۔ لاہور۔

برائے توجہ قائدین خدام الاحمدیہ

جلسہ سالانہ کی ہمہ گیر مصروفیات کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب سابق باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے جملہ قائدین مجالس واضلاع و علاقہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم مجالس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدہ اور معین اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوانے کی نگرانی کریں امید ہے کہ مجالس ماہانہ رپورٹ کی اہمیت کو سمجھتی ہوں گی۔ اور اس کے بروقت مرکز میں بھجوانے میں غفلت نہیں ہونے دیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پہلے دن وعدہ جات پیش کرنے والے مجاہدین کی فہرست

تحریک جدید کے سال ۲۹/۱۹ کے اعلان پر ایک دن کے اندر اندر اپنے مقدس امام کے حضور وعدہ پیش کرنے کی سعادت پانے والوں کی متعدد فہرستیں بالاقساط شائع ہو چکی ہیں اس سلسلہ میں مزید قسط حسب ذیل ہے ان کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نمبر	نام			پیسے	روپے	
۱	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ			۰۰	۵۲۰	روپے
۲	حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب		"	۰۰	۱۰۱	"
۳	مکرم سید منظور علی صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی			۰۰	۹	"
۴	" سید وسیم احمد صاحب	"	"	۵۰	۲۰	"
۵	" عطا محمد صاحب	"	"	۰۰	۱۶	"
۶	" فضل الرحمن صاحب سعید مع خاندان		"	۲۵	۱۳	"
۷	" ناصر احمد صاحب نسیم	"	"	۰۰	۱۱	"
۸	" مکرم بشیر احمد صاحب ملک	"	"	۰۰	۳۶	"
۹	" چوہدری عزیز احمد صاحب	"	"	۱۲	۱۷	"
۱۰	" ظہور احمد صاحب صدیقی	"	"	۵۰	۵	"
۱۱	" قریشی محمد کریم صاحب	"	"	۰۰	۷	"
۱۲	" عباد اللہ صاحب دکاندار	"	"	۰۰	۶	"
۱۳	" چوہدری محمد عالم صاحب	"	"	۰۰	۵	"
۱۴	" میاں طاہر احمد صاحب کچیری "		"	۰۰	۶	"
۱۵	" خان عزیز اللہ صاحب صدر جماعت "		"	۰۰	۱۰	"
۱۶	" سید واجد علی صاحب	"	"	۰۰	۶	"
۱۷	" میاں محمود احمد صاحب مع خاندان	سٹیشن راولپنڈی		۷۵	۸۷	"
۱۸	" چوہدری عبد الرحمن صاحب "	"	"	۵۰	۵۸	"
۱۹	" مرزا نصیر احمد صاحب	"	"	۰۰	۱۲	"
۲۰	" رشید احمد صاحب ارشد مع خاندان	"	"	۰۰	۹۵	"
۲۱	" مرزا محمد حسین صاحب "	"	"	۰۰	۲۹	"
۲۲	" میاں ظفر احمد صاحب	"	"	۰۰	۷	"
۲۳	" جمعدار محمد احسن خان صاحب مع خاندان	"	"	۰۰	۳۰	"
۲۴	" چوہدری ریاض احمد صاحب	"	"	۰۰	۳۰	"
۲۵	" چوہدری نثار احمد صاحب مع خاندان	"	"	۰۰	۶۰	"
۲۶	" ڈاکٹر عبد المغنی صاحب پنشنر	"	"	۰۰	۴۰	"
۲۷	" چوہدری عبد الستار صاحب خادم مع خاندان	"	"	۵۰	۲۹	"
۲۸	" ملک حمید علی صاحب	"	"	۰۰	۵	"
۲۹	" ملک عبد المالک صاحب مع بچگان	"	"	۵۰	۱۵۸	"
۳۰	" حمید الحامد صاحب	"	"	۲۵	۱۲	"
۳۱	" کریم المکارم صاحب	"	"	۵۰	۱۰	"
۳۲	" نجیب الرحمن صاحب	"	"	۰۰	۱۶	"
۳۳	" حمیدہ ظہیر صاحبہ	"	"	۵۰	۸	"
۳۴	" نصیر الدین صاحب ظہیر	"	"	۵۰	۱۲	"
۳۵	" شیخ محمد جمیل صاحب دکاندار	"	"	۰۰	۳۶	"
۳۶	" ملک عنایت اللہ صاحب	"	"	۵۰	۶	"
۳۷	" محمد عادل خان صاحب مع خاندان راولپنڈی			۰۰	۴۸	"
۳۸	" عبد اللطیف صاحب راولپنڈی			۰۰	۸	"
۳۹	مکرم ملک محمد مظفر احمد صاحب S.D.O مع اہلیہ راولپنڈی			۰۰	۵۵	"
۴۰	مکرم منور احمد صاحب آئی جی۔ راولپنڈی			۰۰	۵	"
۴۱	" عبد اللہ خان صاحب مع اہل و عیال		"	۰۰	۷۱	"
۴۲	" ملک عبد الحفیظ صاحب		"	۵۰	۷	"
۴۳	" چوہدری مبارک احمد صاحب حلقہ مسجد راولپنڈی			۵۰	۹۵	"
۴۴	مکرم قاضی فضل عظیم صاحب مع خاندان راولپنڈی			۰۰	۱۸۳	روپے
۴۵	" بشیر احمد صاحب مستری گ		"	۵۰	۶	"
۴۶	مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب مع بچگان		"	۲۵	۳۶	"
۴۷	" عبد الحمید صاحب مع خاندان		"		۲۲	"
۴۸	" مجید الدین صاحب برادر عبد الحمید صاحب		"		۱۲	"
۴۹	بیگم و بچگان شیخ غلام رسول صاحب راولپنڈی			۰۰	۴	"
۵۰	مکرم شیخ محمد رمضان صاحب مع بیگم صاحبہ راولپنڈی			۲۵	۳۸	"

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونے والے صدقات

(از صاحبزادہ مرزا انوار احمد صاحب افسر دار الضیافت ربوہ)

ماہ دسمبر ۱۹۶۲ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے صدقات اور برائے لحاف غرباء رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات کو قبول فرمائے ان پر اپنا خاص فضل فرمائے اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے اور ہر آن ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

نام	مد	رقم
مولوی عزیز احمد صاحب راجیکی ربوہ	صدقہ	۱۰
شیخ عبد الرشید صاحب شرما شکار پور	صدقہ بکرا	۲۵
چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب کراچی	صدقہ بکرے	۲۰۰
مسٹر ایس ایم حنیف بہاولپور	صدقہ بکرا	۳۰
قاضی شریف احمد صاحب ملتان	"	۲۰
قاضی محمد اسلم صاحب بذریعہ سید میر داؤد احمد صاحب ربوہ	"	۳۰
ملک حفیظ الرحمن صاحب	"	۲۵
ایک صاحب بذریعہ سید میر داؤد احمد صاحب	" بکے	۹۰
بیگم صاحبہ ملک عمر علی صاحب کراچی	صدقہ	۱۰
ایک صاحب بذریعہ سید میر داؤد احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۳۰
بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	صدقہ	۲
سیدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ	صدقہ بکرا	۲۵
فلائٹ لفٹننٹ محمود احمد صاحب باجوہ لپش در	صدقہ	۵
چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب کراچی	صدقہ بکرے	۲۰۰
غلام محمد صاحب اوورسیر ربوہ	صدقہ	۱۰۰
مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ	صدقہ بکرا	۴۰
بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ محمد بوٹا صاحب چوہڑ کانہ	صدقہ	۵
مولوی محمد صدیق صاحب گکھڑ غربی	"	۱۴
"	"	۱۴
چوہدری محمد حسین صاحب چک ۲۶/ج ب۔ لائل پور	صدقہ	۵
سیف اللہ خان صاحب حیدر آباد	صدقہ	۲۵
ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمل پور	صدقہ	۱۰
مرزا عبد السمیع صاحب سکھا نوالی	صدقہ	۵
عطا اللہ خان صاحب حیدر آباد	"	۵
چوہدری عبد المجید احمد صاحب چک ۲ رینالہ خورد	صدقہ بکرا	۵۰
بیگم صاحبہ ایم امین خان لاہور	صدقہ بکرا	۳۰
چوہدری منور احمد صاحب ملتان	"	۳۵
ملک غلام نبی صاحب کیمل پور	صدقہ	۲۵
چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب	"	۲۰۰

گرم بستر برائے غرباء

نام	رقم
چوہدری محمد شاہ نواز خان کراچی	۲۰۰ روپے
"	۳۰۰ "

عطیہ جات

نام	عطیہ
چوہدری برکت علی صاحب ہمی ضلع لائل پور	تکیہ ایک گدا ایک لحاف ایک کھیس ایک
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معرفت عبد الرحمن صاحب لاہور	۲۰ روپے والے نئے چار پائی کے

تعلیم القرآن کلاس

بر موقعہ رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ،

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان مبارک کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اطلاع دیں کہ ان کی لجنہ کی طرف سے کتنی طالبات شامل ہونے کے لئے آئیں گی آنے والی طالبہ کم از کم اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح جانتی ہو نصاب کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔ آتے ہوئے موسم کے مطابق بستر لائیں نیز دو عدد کا پیاں، قلم دوات اور قرآن مجید بھی ساتھ لائیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

تین ہفتہ کی شدید علالت کے بعد خاکسار کی اہلیہ کو اب افاقہ ہے، احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

○ راولپنڈی ۱۰ رجنوری۔ مرکزی وزیر خزانہ نے کل یہاں بتایا کہ پولینڈ نے پاکستان کو اقتصادی امداد کی پیش کش کی ہے۔ پاکستان چیکوسلواکیہ سے بھی قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے آپ نے بتایا کہ چین سے سمجھوتہ کا پاکستان کو مغربی ملکوں سے ملنے والی اقتصادی اور فوجی امداد پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے آپ نے توقع ظاہر کی کہ کچھ اور ملک بھی امداد پاکستان کلب میں شامل ہو جائیں گے۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ اگر مشرقی یورپ کے ملکوں نے پاکستان کو مناسب شرائط پر اقتصادی امداد کی پیش کش کی تو اُسے قبول کر لیا جائے گا۔

○ راولپنڈی ۹ رجنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا میں نے چائے کی قیمتوں کے بارے میں اعداد و شمار طلب کئے ہیں اور پورے مسئلہ کا گہرا جائزہ لیا جا رہا ہے ایک اخبار نویس نے ان کی توجہ چائے کی قیمتوں میں اضافہ کی جانب دلائی تھی مسٹر شعیب نے انتباہ کیا کہ چائے کے مالکان اور چائے پیک کرنے والوں نے مناسب رویہ اختیار نہ کیا تو ان کے خلاف اقدام کیا جائے گا وزیر خزانہ نے کہا معیار زندگی میں اضافہ کے نتیجہ میں چائے کی کھپت میں بھی بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

● کراچی ۹ رجنوری۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن نے آج یہاں بتایا کہ چیکوسلواکیہ پاکستان کو بھاری صنعتوں کے کارخانے قائم کرنے میں مدد دینے کو تیار ہے آپ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا کہ چیکوسلواکیہ نے مشین ٹولز اور بھاری انجینئرنگ کی صنعتیں قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے جو شکر سازی سیمنٹ سازی اور کھاد تیار کرنے کی مشینیں تیار کر سکتی ہیں۔

○ سنگاپور ۹ رجنوری۔ پاکستان آرمی کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کل جکارتہ میں صدر سوئیکارنو سے ملاقات کی ریڈیو جکارتہ نے اس کی اطلاع دی ہے جنرل محمد موسیٰ نے صدر سوئیکارنو سے اپنی بات چیت کے دوران کہا مجھے اس بات پر فخر ہے کہ پاکستان کے متعدد باشندوں نے انڈونیشیا کی جنگ آزادی میں حصہ لیا پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف ان دنوں انڈونیشیا کا دورہ کر رہے ہیں وہ جمعرات کو شمالی سماٹرا کے شہر میدان جائیں گے۔

● لاہور ۹ رجنوری۔ پاکستان کا دورہ کرنے والے چینی تجارتی وفد کے قائد مسٹر لِن ہی ین نے بتایا کہ چینی حکومت عنقریب طلبہ کا ایک وفد پاکستان بھیجنے کے بارے میں غور کرے گی اس امر کا اظہار آپ نے ہوائی اڈے پر مغربی پاکستان یوتھ لیگ کے صدر سردار صادق کے ساتھ مختصر بات چیت کے دوران کیا۔

○ راولپنڈی ۹ رجنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت پانچ روپے مالیت کے انعامی بانڈ جاری کرنے کے بارے میں مستقبل قریب میں فیصلہ کرے گی آپ نے کہا حکومت آنہ اور دو آنے کے سکے کم کرنے کے خیال کے پیش نظر نئے اعشاریہ سکوں کی تیاری پر بھی غور کرے گی۔

○ جیکب آباد ۹ رجنوری۔ صدر ایوب خیرپور ڈویژن کا تین روزہ دورہ کریں گے آپ ۱۱ رجنوری کو جیکب آباد پہنچیں گے جہاں آپ کا پرجوش استقبال کیا جائے گا جیکب آباد پہنچنے کے بعد آپ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے ملاقات کریں گے اور ان کے مسائل کے بارہ میں استفسار کریں گے بعد ازاں صدر ایوب لاڑکانہ جائیں گے جہاں آپ تین دن قیام کریں گے لاڑکانہ میں آپ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے سوال و جواب کے جلسہ سے خطاب کریں گے مرکزی وزیر صنعت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی آج لاڑکانہ پہنچ رہے ہیں آپ صدر کے قیام کے دوران لاڑکانہ میں رہیں گے۔

○ کراچی ۹ رجنوری۔ حکومت پاکستان کے عہدیداروں اور امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی کے ڈائرکٹر ڈیوڈ ای بیل کے درمیان راولپنڈی اور لاہور میں اعلیٰ سطح کانفرنس کے دوران پاکستان کے لئے امریکہ کی جانب سے اقتصادی و فنی امداد کے پروگرام پر غور ہوگا ڈاکٹر بیل کل کراچی پہنچیں گے۔

نوٹس

لاہور ریلوے اسٹیشن پر سائیکل سٹینڈ کے ٹھیکہ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں یہ ٹھیکہ اگریمنٹ میں درج شدہ شرائط و کوائف کے مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۶۳ء یا اس کے بعد سے ایک سال کے لئے دیا جائے گا۔ اگریمنٹ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (کمرشل) پی ڈبلیو آر لاہور سے پانچ روپے ادا کر کے ۹ رجنوری ۶۳ء کو یا اس کے بعد کسی یوم کار کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ٹنڈر دستخط شدہ اگریمنٹ کے ہمراہ ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں ۱۷ رجنوری ۱۹۶۳ء کے دس بجے صبح تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز دس بجے ان ٹھیکیداروں کے روبرو کھولے جائیں گے جو وہاں اس وقت موجود ہونے کے خواہشمند ہوں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کوئی وجہ بتائے بغیر کوئی ایک یا تمام ٹنڈر مسترد کر دیں وہ سب سے زیادہ ٹنڈر کو منظور کرنے کے پابند نہیں ہیں۔

اگر کسی وجہ سے ۱۷ رجنوری ۶۳ء کو دفتر بند رہے تو اس صورت میں ٹنڈرز اگلے یوم کار کو دس بجے صبح کھولے جائیں گے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ پی ڈبلیو آر۔ لاہور)

اعلان رعایت

جلسہ سالانہ کے ایام میں جو احباب ہماری ادویات کسی وجہ سے خرید نہ سکے ہوں ان کی سہولت کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ چار روپیہ اور اس سے زائد رقم کی ادویات کے آرڈر پر محصولڈاک و پیکنگ خرچ ۳۱ رجنوری ۱۹۶۳ء تک وصول نہیں کیا جائیگا۔ مکمل فہرست ادویات کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

مینجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ربوہ میں ایک عمدہ مکان قابل فروخت ہے

محلہ دار الصدر غربی میں ایک کوٹھی نما مکان ایک کنال زمین میں پختہ سیمنٹڈ

قابل فروخت ہے

مکانیت:- دو برآمدے ایک ہال۔ تین کمرے، ایک باورچی خانہ دو غسل خانے، دو بیت الخلاء بجلی کی مکمل فٹنگ۔ مکان برلب سڑک۔ پانی میٹھا۔ چار دیواری۔ پختہ۔

جو قیمت طے ہو نقد ادا ہوگی فوری ضرورت کے ماتحت فروخت کرنا چاہتا ہوں اس لئے قیمت زیادہ نہ ہوگی میں نے اس مکان کو فروخت کرنے کے لئے جناب محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف کو مختار نامہ دے دیا ہے احباب ان سے قیمت طے کر لیں۔

خاکسار

المشتہر ڈاکٹر مولا بخش امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کمشنری بازار

درخواست دعا

میری والدہ ماجدہ کی طبیعت علیل رہتی ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

(صوفی منظور احمد صاحب احمدیہ دار الشفا چوک تھانہ گوجرانوالہ)

مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کا لیکچر (بقیہ صفحہ اوّل)

وہاں تبلیغی مساعی میں وسعت پیدا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ۱۹۵۵ء کے دوران حضور ایدہ اللہ کی جرمنی میں تشریف آوری کے نتیجہ میں وہاں اسلام کی روز افزوں ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا ہوئے آپ نے حضور کے دوران قیام کے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے اور پھر حضور کی زیر ہدایت بندرگاہ ہمبورگ اور فرانکفورٹ میں عالیشان مساجد کی تعمیر عیسائی حلقوں کے ردعمل، اخبارات کے تبصروں، اور ان کے خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی اور متعدد اخبارات کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کیا کہ کس طرح جرمن مشن کی تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج پر وہاں کے عیسائی حلقوں میں اضطراب اور پریشانی کے آثار دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے گزشتہ دنوں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی جرمنی میں تشریف آوری اور سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں آپ کے مقدس ہاتھوں مسجد زیورک کے سنگ بنیاد کی تقریب کا بھی خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح آپ کے مقدس ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھا جانا اسلام کے متعلق زبردست چرچے کا موجب بنا اور اس غلط فہمی کا ازالہ ہوا کہ نعوذ باللہ اسلام میں عورت کو بہت کم درجہ دیا گیا ہے اس تعلق میں آپ نے بعض اخباروں کے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔ جن میں تسلیم کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ نے جرمنی میں تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد قائم کر دکھائی ہے اور عیسائیوں کو خبردار کیا گیا تھا کہ مساجد کی تعمیر چرچ کے لئے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور انہیں توجہ دلائی گئی تھی کہ ان حالات میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہم میں (یعنی عیسائیوں میں) اتنی روحانی قوت اور اتنا دینی جذبہ موجود ہے کہ ہم اسلام کے اس "جارحانہ" حملہ کا جواب دے سکیں؟

دوران تقریر میں آپ نے جرمنی کے نومسلم احباب کے ایمان و اخلاص کے بعض بہت ایمان افروز واقعات سنائے۔ جو حاضرین کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہوئے۔

آخر میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ آج اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کما حقہٗ ادا کرنے اور دنیا کی مختلف اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ جماعت کے نوجوان اسی جذبہ و جوش کے ساتھ اپنی زندگیاں اس راہ میں وقف کریں جس جذبہ و جوش کے ساتھ صحابہ نے اپنی زندگیاں وقف کیں اور خدمت اسلام کا عظیم الشان نمونہ قائم کر دکھایا آپ نے نوجوانوں سے پُرزور اپیل کی کہ وہ آگے آئیں اور اپنے بزرگ اسلاف کے نقش قدم پر چل کر زندگیاں وقف کریں اور خدمت دین و اشاعت اسلام کا اپنے عمل سے ثبوت دیں۔

تبلیغ میں کامیابی کا گُر

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی جرمنی میں تبلیغ اسلام کے متعلق مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی تقریر سنی ہے۔ وہاں تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج کا تذکرہ ہمارے لئے خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوا ہے لیکن محض خوش ہونا کافی نہیں ہے۔ ہمیں اس کے ساتھ ہی یہ احساس کرنا چاہیئے کہ ہم نے یورپ و امریکہ اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں جو قدم اٹھایا ہے اس کی وجہ سے ہماری ذمہ داریاں پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہم وہ ہیں جنہوں نے اشاعت اسلام کے میدان میں قدم رکھ کر ساری دنیا کو چیلنج کیا ہے اور اسے مقابلے کی دعوت دی ہے اب ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم بڑی سے بڑی قربانی دے کر بہر حال اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ خواہ اس راہ میں ہمیں اپنے اموال خرچ کرنے پڑیں۔ خواہ اپنی اولادیں قربان کرنی پڑیں خواہ اپنی جانیں پیش کرنی پڑیں۔ ہمیں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

تقریر کے دوران آپ نے اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی آپ نے فرمایا یورپ کو فتح کرنے کے لئے محض دلائل کافی نہیں ہیں دلائل کے سامنے لاجواب ہو کر مخالفین اسلام خاموش تو ہو سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ وہ صداقت کو قبول بھی کر لیں اس کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم عیسائیوں کی طرح مسیح پرست نہ بنیں بلکہ خود مسیح بننے کی کوشش کریں۔ ہم صرف اور صرف اسی طرح کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہم تعلق باللہ میں اس درجہ ترقی کریں کہ خدا ہمیں اپنا بیٹا سمجھنے لگے ہم اسی میں کھوئے جائیں اور اپنی ہستی پر ایسا انقلاب وارد کریں کہ ہم صرف اور صرف اسی کے ہو جائیں۔ جب انسان خدا اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں اس درجہ مستغرق ہو جاتا ہے کہ اس کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ تو پھر خدا تعالیٰ ایک نیا قانون جاری فرما دیتا ہے اس وقت انسان اسباب کا پابند نہیں رہتا خدا خود ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ دلائل سے عاجز آنے کے باوجود قبول حق سے پہلو تہی کرنے والے بھی صداقت قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پس محض دلائل سے ہم دنیا کو فتح نہیں کر سکتے اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ تعلق باللہ کے نتیجہ میں خود ہمارے اندر جذبہ اور کشش پیدا ہو جائے تاکہ دنیا ہمارے دلائل سے عاجز ہی نہ آئے بلکہ دل صداقت کی طرف اس طرح کھنچے چلے آئیں جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

آخر میں آپ نے تعلق باللہ میں ترقی کرنے کیساتھ ساتھ اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدا کے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی اور احباب کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ وہ غلبہ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے ہمیں صحیح عمل اور صحیح جدوجہد کی توفیق ملے اور پھر وہ جدوجہد اس شان سے بارآور ہو کہ دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آنے لگے!

آپ کی اس پُراثر تقریر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب سابق انسپکٹر بیت المال عرصہ سے بیمار ہیں مگر ان دنوں بہت زیادہ تکلیف ہے اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے بزرگان سلسلہ و احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں!